



اُمّہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے فضائل و مناقب پر مشتمل مدنی گلدستہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اُمّہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ

اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیے

- 15 • افضل ترین جنتی عورتیں
- 19 • حضرت سیدہ شہناخہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فراخ دلی
- 22 • حضرت سیدہ شہنازہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا خواب
- 30 • حضرت سیدہ شہنازہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تَقَرُّفٌ فی الدین
- 44 • حضرت سیدہ شہنازہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اتفاق فی سبیل اللہ

اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے فضائل و مناقب پر مشتمل ایمان افروز کتاب

موسوم بہ

اُمہات المؤمنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہن

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ تخریج)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

(الصلوة والسلام) علیہ السلام یا رسول اللہ وعلیّ النبی وارضعہما لیس یا حبیب اللہ

نام کتاب : امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

پیش کش : مدنی علماء شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

سن طباعت : جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ، جولائی ۲۰۰۷ء

ناشر : مکتبۃ المدینۃ فیضان مدینہ محلہ سوداگران

پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311

لاہور : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679

سردار آباد : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625

کشمیر : چوک شہیداں، میرپور فون: 058274-37212

حیدر آباد : فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122

ملتان : نزد پتیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192

اوکاڑہ : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767

راولپنڈی : فضل داد پلازہ، کیمٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765

خان پور : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686

نواب شاہ : چکرا بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145

سکھر : فیضان مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195

گوجرانوالہ : فیضان مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653

پشاور : فیضان مدینہ، گلبرگ نمبر 1، انور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجار: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

”اُمہات المومنین“ کے 13 حُرُوف کی نسبت سے اس

کتاب کو پڑھنے کی ”13 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ ۝ مسلمان کی نیت اس

کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دومَدَ فی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

۱} ہر بار حمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تَعَوُّذ و {۴} تَسْمِیہ سے آغاز کروں

گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔

۵} {رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ {۶} حتیٰ

الْوَسْخِ اِس کا باؤضو اور {۷} قبلہ رُو مطالعہ کروں گا {۸} قرآنی آیات اور

{۹} احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا {۱۰} جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے

گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۱۱} جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم پڑھوں گا۔ {۱۲} {اپنے ذاتی نسخے پر} ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نکات

لکھوں گا۔ {۱۳} کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع

کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

المدینۃ العلمیۃ

از شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا بولبال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى احْسَانِهِ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے
سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمم رکھتی ہے، ان تمام
اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن
میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء
و مفتیانِ کرام کَثَرُہُمْ اللّٰهُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام
کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

{ 1 } شعبۂ کتبِ اعلیٰ حضرت { 2 } شعبۂ درسی کتب

{ 3 } شعبۂ اصلاحی کتب { 4 } شعبۂ تراجم کتب

{ 5 } شعبۂ تفتیش کتب { 6 } شعبۂ تخریج

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت،

عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجِدِّ دین و ملت، حامی سنت، ماحی

بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ
القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر
کے تقاضوں کے مطابق حتّٰی الوُسْع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی
بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں
اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو
بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“
کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ
اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ کنید خضرِ
شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیش لفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زوجیت کے شرف کی وجہ سے امہات المؤمنین کے لقب سے سرفراز ہوئیں، چنانچہ قرآن پاک میں ارشادِ ربانی ہے:

وَأَزْوَاجَهُنَّ أَطَهَّرَهُنَّ ط

ترجمہ کنز الایمان: اور اس کی بیبیاں

ان کی مائیں ہیں۔

(پ ۲۱، الاحزاب: ۶)

امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن حرمت میں مؤمنین کی مائیں ہیں اور مومنوں پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح ان کی مائیں حرام ہیں۔

(الدر المنثور فی التفسیر المأثور، سورة الاحزاب، تحت الآیة: ۶، ج ۶، ص ۵۶۶)

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن یعنی جن سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نکاح فرمایا، چاہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال ظاہری سے پہلے ان کا انتقال ہوا ہو یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد انھوں نے وفات پائی

ہو، یہ سب کی سب امت کی مائیں ہیں اور ہر امتی کے لیے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر لائق تعظیم و واجب الاحترام ہیں۔

(شرح العلامة الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطہرات، ج ۴، ص ۳۵۶)

قرآن پاک کی ان آیات مبارکہ سے بھی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

کی بلند پایہ شان کا اظہار ہوتا ہے

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ

وَتَعْمَلْ صَالِحًا تُوْتِيَهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ

وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ۝

يُنْسَاءُ النَّبِيُّ لِسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ نِّسَاءِ

نَبِيٍّ كَيْسِيَوْمَ أَوْرَعُورَتُونَ كِي طُرَحْ نَحِيْصِ ۝ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۱، ۳۲)

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی

اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی اے نبی کی بیبیو اگر اوروں کو ایک نیکی پر دس گنا

ثواب دیں گے تو تمہیں بیس گنا کیونکہ تمام جہان کی عورتوں میں تمہیں شرف و فضیلت

ہے، اور تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں ایک ادائے اطاعت، دوسرے رسول کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا جوئی اور قناعت و حسن معاشرت کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کو خوشنود کرنا۔ تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اور تمہارا اجر سب سے بڑھ

کر، جہان کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں۔ (خزائن العرفان، ص ۶۷۳)

ازواج مطہرات کے فضائل و مناقب پر مشتمل تالیف ”امہات المؤمنین“

آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ میں امہات

المؤمنین کے بے شمار فضائل و مناقب مذکور ہیں جن میں سے بعض کو اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے جن کے مطالعہ سے ان کی شان و عظمت کا پتا چلتا ہے۔ ان مقدس حالات کے حالات و واقعات میں ہمارے لیے درس و ہدایت کے بے شمار مدنی پھول ہیں لہذا ہمیں چاہیے کہ ان کے ذریعے اپنی اصلاح کا سامان کریں۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) نے کتاب ہذا کو مفید پایا اور اس کی اشاعتِ جدید کے لیے درج ذیل امور کا اہتمام کیا۔ کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، حوالہ جات کی حتی المقدور تخریج، پیرابندی، آیات کا ترجمہ کنز الایمان کے مطابق اور آخر میں مآخذ و مراجع بھی ذکر کر دیے گئے ہیں۔

ان تمام امور کو ممکن بنانے کے لیے ”مجلس المدینۃ العلمیۃ“ کے شعبہ تخریج کے اسلامی بھائیوں نے محنت و لگن سے کام کیا اور حتی المقدور اس کتاب کو احسن انداز میں پیش کرنے کی سعی کی۔ اللہ عز و جل ان کی یہ محنت اور سعی قبول فرمائے، انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے اور اخلاص و استقامت کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

فہرس

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن	12
2	﴿۱﴾ ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	15
3	نسب شریف	15
4	اللہ عزوجل کا سلام	15
5	افضل ترین جنتی عورتیں	15
6	غم گسار بیوی	17
7	سابق الایمان	19
8	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فراخ دلی	19
9	اولاد کرام	20
10	وصال	21
11	ذکر خیر	21
12	﴿۲﴾ ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	21
13	نسب شریف	21
14	ہجرت حبشہ	22
15	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب	22
16	وصال	24
17	﴿۳﴾ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	24
18	سلسلہ نسب	24
19	خواب میں سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صورت	25

20	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ناز و نیاز	28
21	تفقہ فی الدین	30
22	برکات آل ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	31
23	ارفع شان	32
24	انفاق فی سبیل اللہ	34
25	وصال	35
26	﴿۴﴾ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	36
27	نسب شریف	36
28	خوشخبری	37
29	وصال	38
30	﴿۵﴾ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	38
31	سلسلہ نسب	38
32	وصال	39
33	﴿۶﴾ ام المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	39
34	سلسلہ نسب	39
35	نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم	40
36	وصال	41
37	﴿۷﴾ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا	42
38	انفاق فی سبیل اللہ	44
39	وصال	45
40	﴿۸﴾ ام المؤمنین سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا	46

47	قیدیوں کی رہائی	41
47	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب	42
48	وصال	43
48	﴿۹﴾ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	44
48	سلسلہ نسب	45
49	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب	46
49	نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	47
50	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ادب	48
50	وصال	49
51	﴿۱۰﴾ ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہا	50
51	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب	51
52	سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ادب	52
53	وصال	53
53	﴿۱۱﴾ ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	54
54	نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	55
55	وصال	56
56	مآخذ و مراجع	57

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نسبت مبارکہ کی وجہ سے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا بھی بہت ہی بلند مرتبہ ہے، ان کی شان میں قرآن کی بہت سی آیات بیانات نازل ہوئیں جن میں ان کی عظمتوں کا تذکرہ اور ان کی رفعت شان کا بیان ہے، چنانچہ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

يُنْسَاءُ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ
النِّسَاءِ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۲)

ترجمہ کنز الایمان: اے نبی کی بیویوں
اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ

وَأَرْوَاجُهُ أَمْهَمُهُمْ
(پ ۲۱، الاحزاب: ۶)

ترجمہ کنز الایمان: اور اس کی بیبیاں
ان کی مائیں ہیں۔

یہ تمام امت کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مقدس ازواج دو باتوں میں حقیقی ماں کے مثل ہیں، ایک یہ کہ ان کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کسی کا نکاح جائز نہیں۔

دوم یہ کہ ان کی تعظیم و تکریم ہر امتی پر اسی طرح لازم ہے جس طرح حقیقی ماں کی، بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ، لیکن نظر اور خلوت کے معاملہ میں ازواج مطہرات کا

حکم حقیقی ماں کی طرح نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید میں حضرت حق جل جلالہ کا ارشاد ہے کہ
وَإِذَا سَأَلْتَهُمْ مَتَاعًا قَالُوا لَا مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنَّهُمْ يُطِيعُونَ ۚ
وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُنَزِّلَ الْهَلَالَ عَلَىٰ حُبَاإِ ط (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۳) کی کوئی چیز مانگو تو پر دے کے باہر سے مانگو۔
مسلمان اپنی حقیقی ماں کو تو دیکھ بھی سکتا ہے اور تنہائی میں بیٹھ کر اس سے بات
چیت بھی کر سکتا ہے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مقدس ازواج سے ہر مسلمان کے
لیے پردہ فرض ہے اور تنہائی میں ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا حرام ہے۔

اسی طرح حقیقی ماں کے ماں باپ، نانی نانا اور حقیقی ماں کے بھائی بہن ماموں
خالہ ہوا کرتے ہیں، مگر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ماں باپ امت کے نانی
نانا اور ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے بھائی بہن امت کے ماموں خالہ نہیں۔

یہ احکام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ان تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ
عنہن کے ہیں جن سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نکاح فرمایا، چاہے حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ والہ وسلم سے پہلے ان کا انتقال ہوا ہو یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد انہوں نے
وفات پائی ہو۔ یہ سب کی سب امت کی مائیں ہیں اور ہر امتی کے لیے اس کی حقیقی
ماں سے بڑھ کر لائق تعظیم و واجب الاحترام ہیں۔

(شرح العلامة الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطہرات، ج ۴، ص ۳۵۶)
ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی تعداد اور ان کے نکاحوں کی ترتیب کے
بارے میں مؤرخین کا قدرے اختلاف ہے۔ مگر گیارہ اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن
کے بارے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ان میں سے حضرت خدیجہ اور حضرت زینب
بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے ہی انتقال ہو گیا تھا

مگر نوبییاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وفات اقدس کے وقت موجود تھیں۔

ان گیارہ امت کی ماؤں میں سے چھ خاندان قریش کے اونچے گھرانوں کی چشم و چراغ تھیں جن کے اسماء مبارکہ یہ ہیں:

﴿۱﴾ خدیجہ بنت خویلد ﴿۲﴾ عائشہ بنت ابوبکر صدیق ﴿۳﴾ حفصہ بنت عمر فاروق ﴿۴﴾ ام حبیبہ بنت ابوسفیان ﴿۵﴾ ام سلمہ بنت ابوامیہ ﴿۶﴾ سودہ بنت زمعہ اور چار ازواج مطہرات خاندان قریش سے نہیں تھیں بلکہ عرب کے دوسرے قبائل سے تعلق رکھتی تھیں وہ یہ ہیں:

﴿۱﴾ زینب بنت جحش ﴿۲﴾ میمونہ بنت حارث ﴿۳﴾ زینب بنت خزیمہ ﴿۴﴾ جویریہ بنت حارث اور ایک زوجہ یعنی صفیہ بنت حبیبی، یہ عربی النسل نہیں تھیں بلکہ خاندان بنی اسرائیل کی ایک شریف النسب رئیس زادی تھیں۔

اس بات میں بھی کسی مؤرخ کا اختلاف نہیں ہے کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اور جب تک وہ زندہ رہیں آپ نے کسی دوسری عورت سے عقد نہیں فرمایا۔

(شرح العلامة الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطہرات،

ج ۴، ص ۳۵۹)

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود ان کے اصحاب و معترت پہ لاکھوں سلام
پارہائے صحف غنچہائے قدس اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
اہل اسلام کی مادران شفیق بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، حصہ دوم، ص ۲۲۳)

﴿۱﴾ ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نسب شریف

سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔ آپ کا نسب حضور پر نور شافعِ یوم النشو صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نسب شریف سے قصی میں مل جاتا ہے۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ام ہند ہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ بن العصم قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازاوج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۶۴)

اللہ تعالیٰ کا سلام

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں جبرائیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ عزوجل کے رسول! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کے پاس حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دسترخوانِ لاری ہیں جس میں کھانا پانی ہے جب وہ لائیں ان سے ان کے رب کا سلام فرمانا۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل خدیجہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا، الحدیث ۲۴۳۲، ص ۱۳۲۲)

افضل ترین جنتی عورتیں

مسند امام احمد میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے افضل سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سیدہ فاطمہ بنت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، حضرت

مریم بنت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ تعالیٰ عنہا امراء فرعون ہیں۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس، الحديث ۲۹۰۳، ج ۱، ص ۶۷۸)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تجارت میں دونا نفع

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کا ہر جگہ چرچا تھا حتیٰ کہ مشرکین مکہ بھی انہیں الامین والصادق سے یاد کرتے، سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے کاروبار کے لئے یکتائے روزگار کو منتخب فرمایا اور سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پیغام پہنچایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال تجارت لے کر شام جائیں اور منافع میں جو مناسب خیال فرمائیں لے لیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس پیشکش کو بمشورۃ ابوطالب قبول فرمالیا۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے غلام میسرہ کو بغرض خدمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنا مال بصرہ میں فروخت کر کے دونا نفع حاصل کیا نیز قافلہ والوں کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صحبت بابرکت سے بہت نفع ہوا جب قافلہ واپس ہوا تو سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا کہ دو فرشتے رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر سایہ کناں ہیں نیز دوران سفر کے خوارق نے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کا گرویدہ کر دیا۔

(مدارج النبوت، قسم دوم، باب دوم در کفالت عبد المطلب... الخ، ج ۲، ص ۲۷)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مالدار ہونے کے علاوہ فراخ دل اور قریش کی عورتوں میں اشرف والنسب تھیں۔ بکثرت قریشی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے خواہشمند

تھے لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کسی کے پیغام کو قبول نہ فرمایا بلکہ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکارِ ابدِ قراری صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں نکاح کا پیغام بھیجا اور اپنے چچا عمرو بن اسد کو بلایا۔ سردارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی اپنے چچا ابوطالب، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر رؤساء کے ساتھ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لائے۔ ابوطالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا۔ ایک روایت کے مطابق سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ سونا تھا۔

(مدارج النبوت، قسم دوم، باب دوم در کفالت عبدالمطلب... الخ، ج ۲، ص ۲۷)

بوقتِ نکاح سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس برس اور آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عمر شریف پچیس برس کی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، تسمیۃ النساء... الخ، ذکر خدیجۃ بنت خویلد، ج ۸، ص ۱۳)

جب تک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حیات رہیں آپ کی موجودگی میں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہ فرمایا۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل خدیجۃ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا، الحدیث ۲۴۳۵، ص ۱۳۲۴)

غم گسار بیوی

غارِ حرا میں حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہِ رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں وحی لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا پڑھئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کہ ”ما انا بقاری“ میں نہیں پڑھتا اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے اپنی آغوش میں لے کر بھیچا پھر چھوڑ کر دوبارہ کہا: پڑھئے، میں نے کہا: میں نہیں پڑھتا، جبرائیل علیہ

السلام نے پھر آغوش میں لے کر بھینچا پھر چھوڑ کر کہا پڑھئے میں نے کہا میں نہیں پڑھتا۔
تیسری مرتبہ پھر جبرائیل علیہ السلام نے آغوش میں لے کر بھینچا پھر چھوڑ کر کہا:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝
خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ
وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ
بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝
ترجمہ کنز الایمان: پڑھو اپنے رب کے
نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی
پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی
سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا
(پ ۳۰، العلق: ۱ تا ۵)

اس پر مشرودہ واقعہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طبیعت بے حد متاثر ہوئی
گھر واپسی پر سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: ”زملونی زملونی“ مجھے کمبل اڑھاؤ مجھے کمبل
اڑھاؤ۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جسم انور پر کمبل ڈالا
اور چہرہ انور پر سرد پانی کے چھینٹے دیئے تاکہ خشیت کی کیفیت دور ہو۔ پھر آپ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سارا حال بیان فرمایا۔ سیدہ خدیجہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ اچھا ہی فرمائے گا کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ
وسلم صلہ رحمی فرماتے، عیال کا بوجھ اٹھاتے، ریاضت و مجاہدہ کرتے، مہمان نوازی
فرماتے، بیکسوں اور مجبوروں کی دستگیری کرتے، محتاجوں اور غریبوں کے ساتھ
بھلائی کرتے لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے، لوگوں کی سچائی میں انکی
مدد اور ان کی برائی سے حذر فرماتے ہیں، یتیموں کو پناہ دیتے ہیں سچ بولتے ہیں اور
امانتیں ادا فرماتے ہیں۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان باتوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم توسلی واطمینان دلایا کفار قریش کی تمکذیب سے رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو غم اٹھاتے تھے وہ سب سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھتے ہی جاتا رہتا تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خوش ہو جاتے تھے اور جب سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لاتے تو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خاطر مدارات فرماتیں جس سے ہر مشکل آسان ہو جاتی۔

(مدارج النبوت، قسم دوم، باب سوم در بدو و حی و ثبوت نبوت ... الخ، ج ۲، ص ۳۲)
و قسم پنجم، باب دوم در ذکر احوال مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۶۵)

سابق الایمان

مذہب جمہور پر سب سے پہلے علی الاعلان ایمان لانے والی حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ کیونکہ جب سرور دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم غار حرا سے تشریف لائے اور ان کو نزول وحی کی خبر دی تو وہ ایمان لائیں۔ بعض کہتے ہیں ان کے بعد سب سے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے بعض کہتے ہیں سب سے پہلے سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف دس سال کی تھی۔ شیخ ابن الصلاح فرماتے ہیں۔ کہ سب سے زیادہ محتاط اور موزوں تریہ ہے کہ آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچوں اور نو عمروں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عورتوں میں سیدتنا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور موالیٰ میں زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور غلاموں میں سے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے۔

(مدارج النبوت، قسم دوم، باب سوم در بدو و حی و ثبوت نبوت ... الخ، ج ۲، ص ۳۷)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فراخ دلی

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اللہ کی

قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی جب سب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا سامان دے دیا اور انہیں کے شکم سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔

(شرح العلامة الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، حضرت خدیجۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا، ج ۴، ص ۳۶۳۔ الاستیعاب، کتاب النساء ۳۳۴۷، خدیجۃ بنت خویلد، ج ۴، ص ۳۷۹)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب کہ لوگ میری تکذیب کرتے تھے اور انہوں نے اپنے مال سے میری ایسے وقت مدد کی جب کہ لوگوں نے مجھے محروم کر رکھا تھا۔

(المسند للإمام احمد بن حنبل، مسند السيدة عائشة، الحديث ۲۴۹۱۸، ج ۹، ص ۴۲۹)

اولادِ کرام

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تمام اولاد سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ہوئی۔ بجز حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئے۔ فرزندوں میں حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے گرامی مروی ہیں جب کہ دختران میں سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن ہیں۔

(السيرة النبوية لابن هشام، حديث تزويج رسول الله صلى الله تعالى عليه والہ وسلم خديجة، اولاده صلى الله تعالى عليه والہ وسلم من خديجة رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ص ۷۷۔ اسد الغابة، کتاب النساء، خدیجۃ بنت خویلد، ج ۷، ص ۹۱)

وصال

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقریباً پچیس سال حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شریک حیات رہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال بعثت کے دسویں سال ماہ رمضان میں ہوا۔ اور مقبرہ حجون میں مدفون ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر میں داخل ہوئے اور دعائے خیر فرمائی۔ نماز جنازہ اس وقت تک مشروع نہ ہوئی تھی۔ اس سانحہ پر رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہت زیادہ ملول و محزون ہوئے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر احوال مطہرات وی، ج ۲، ص ۶۵)

ذکر خیر

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اکثر ذکر فرماتے رہتے تھے۔ بعض اوقات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بکری ذبح فرماتے اور پھر اس کے گوشت کے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں کے گھر بھیجتے صرف اس لئے کہ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیاں تھیں۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل خدیجہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا، الحدیث ۲۴۳۵، ص ۱۳۲۳)

﴿۲﴾ ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نسب شریف

ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود، قرشیہ عامریہ

ہیں، ان کا نسب افضل الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نسب شریف سے لوی میں مل جاتا ہے۔ ان کی کنیت ام الاسود ہے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۶۷)

ہجرت حبشہ

سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابتدا ہی میں مکہ مکرمہ میں ایمان لائیں ان کے شوہر حضرت سکران بن عمرو بن عبد الشمس بھی ان کے ساتھ اسلام لائے، جن سے عبدالرحمن نامی لڑکا پیدا ہوا۔ سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سکران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ کی۔ ان کے شوہر مکہ مکرمہ بروایت دیگر حبشہ میں فوت ہوئے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۶۷)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب

سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب مکہ مکرمہ واپس تشریف لائیں تو خواب میں دیکھا کہ رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور قدم مبارک ان کی گردن پر رکھا۔ اپنا یہ خواب حضرت سکران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر خواب بعینہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تم بیان کر رہی ہو تو میں بہت جلد اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمہیں چاہیں گے۔ پھر کچھ دنوں بعد حضرت سکران رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرما گئے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۶۷)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہایت پریشانی ہوئی، کیونکہ گھر بار، بال بچوں کا انتظام ان ہی سے متعلق تھا۔ یہ دیکھ کر خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ نکاح کر لیجئے، فرمایا: کس سے؟ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ وسودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نام لیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دونوں سے خواستگاری کی اجازت دیدی۔ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئیں اور کہا کہ خدا عزوجل نے تم پر کیسی خیر و برکت نازل فرمائی ہے۔ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ وہ کیا ہے! خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے آپ کے پاس بغرض خواستگاری بھیجا ہے، انہوں نے کہا کہ مجھے منظور ہے مگر میرے باپ سے بھی دریافت کرلو۔ چنانچہ وہ ان کے والد کے پاس گئیں اور جاہلیت کے طریق پر سلام کیا یعنی انعم صباحا کہا انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا نام بتایا پھر نکاح کا پیغام سنایا انہوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) شریف کفو ہیں مگر سودہ سے بھی دریافت کرلو۔ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ وہ راضی ہیں۔ یہ سن کر زمعہ نے کہا کہ نکاح کے لیے آجائیں۔

(شرح العلامة الزرقانی، الفصل الثالث، سودة ام المؤمنین رضی اللہ عنہا، ج ۴، ص ۳۷۹)

بعض روایتوں کے مطابق حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نکاح میں آئیں

اور بعض کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نکاح ثانی ہوا۔ (اسد الغابۃ، کتاب النساء، حرف السین، سودة بنت زمعة، ج ۷، ص ۱۷۳)

حضرت سودة رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پانچ حدیثیں مروی ہیں ایک بخاری اور باقی چار سنن اربعہ میں مروی ہیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۶۷)

وصال

سیدہ سودة رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ماہ شوال ۵۴ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں ہوا۔ بموجب روایت دیگر دور خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوا۔ (المرجع السابق)

۳۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلسلہ نسب

سیدہ عائشہ بنت ابوبکر صدیق بن ابوقحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۸، ص ۴۶)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ام عبد اللہ ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کنیت مقرر کرنے کی درخواست کی چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھانجے (یعنی عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے اپنی کنیت رکھ لو۔

ایک اور روایت میں آیا ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب اپنی بہن کے نوزائیدہ فرزند حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ رسالت میں لے کر حاضر ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کے منہ میں لعاب دہن ڈال کر فرمایا: یہ عبداللہ ہے اور تم ام عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر احوال مطہرات وی، ج ۲، ص ۶۸)

خواب میں سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صورت

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم تین راتیں مجھے خواب میں دکھائی گئیں ایک فرشتہ تمہیں (تمہاری تصویر) ریشم کے ایک ٹکڑے میں لے کر آیا اور اس نے کہا: یہ آپ کی زوجہ ہیں ان کا چہرہ کھولئے۔ پس میں نے دیکھا تو وہ تم تھیں میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا کرے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل عائشۃ، الحدیث ۴۳۸، ص ۱۳۲۴)

دوسری روایت میں یہ لفظ بھی ہیں، یہ تمہاری زوجہ ہے دنیا میں بھی اور آخرت

میں بھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فضل عائشۃ، الحدیث ۳۹۰۶، ج ۵، ص ۷۰)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور پیغام سنایا کہ اللہ تعالیٰ

نے آپ کا نکاح عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرما دیا ہے، اور ان کے پاس عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک تصویر تھی۔

(شرح العلامة الزرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطہرات، ج ۴، ص ۳۸۷)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مدینہ طیبہ میں چھ سال کی عمر میں ماہ شوال میں ہوا، اور ماہ شوال ہی میں نو سال کی عمر میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں نو سال تک رہیں۔ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وصال فرمایا تو اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ، ج ۸، ص ۴۶، ۴۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور رخصتی بھی شوال کے مہینے میں ہوئی تو کون سی عورت مجھ سے زیادہ خوش نصیب ہے! ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ عورتوں کی رخصتی شوال میں ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج... الخ، الحدیث ۴۲۳، ۱، ص ۷۳۹)

حبیبہ حبیبہ خدا عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اعظم فضائل و مناقب میں سے ان سے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بہت زیادہ محبت فرمانا بھی ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی نعلین مبارک میں پیوند لگا رہے تھے جبکہ میں چرخہ کات رہی تھی۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرہ پر نور کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیشانی مبارک سے

پسینہ بہہ رہا تھا اور اس پسینہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جمال میں ایسی تابانی تھی کہ میں حیران تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میری طرف نگاہ کرم اٹھا کر فرمایا: کس بات پر حیران ہو؟ سیدہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رخ روشن اور پسینہ جبین نے مجھے حیران کر دیا ہے اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھڑے ہوئے اور میرے پاس آئے اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا: اے عائشہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے تم اتنا مجھ سے لطف اندوز نہیں ہوئی جتنا تم نے مجھے مسرور کر دیا۔

(حلیۃ الاولیاء، ذکر النساء الصحابیات، عائشۃ زوج رسول اللہ، الحدیث ۱۴۶۴، ج ۲، ص ۵۶)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس سے میں محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو گی؟ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں محبت رکھوں گی۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت رکھو۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل عائشۃ، الحدیث ۲۴۴۲، ص ۱۳۲۵)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کسی کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں بدگوئی کرتے سنا تو حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اوزلیل و خوار! خاموش رہ، کیا تو اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حبیبہ پر بدگوئی کرتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، ذکر النساء الصحابیات، عائشۃ زوج رسول اللہ، الحدیث ۱۴۶۰، ج ۲، ص ۵۵)

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذوقِ روایت

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر تابعین میں سے ہیں، جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے تو فرمایا کرتے: ”حدثتني الصديقة بنت الصديق حبيبة رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم“ مجھ سے حدیث بیان کی صدیقہ بنت صدیق، محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یا کبھی اس طرح حدیث بیان کرتے حبیبة حبيب الله المبرأة من السماء اللہ کے حبیب کی محبوبہ جن کی پارسائی کی گواہی آسمان سے نازل ہوئی۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۶۹)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ناز و نیاز

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو محبوب کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ گفتگو کرنے کی بہت قدرت تھی اور وہ جو چاہتیں بلا جھجک عرض کر دیتی تھیں اور یہ اس قرب و محبت کی وجہ سے تھا جو ان کے مابین تھی۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۷۱)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میں اپنی گڑیاں گھر کے ایک دریچے میں رکھ کر اس پر پردہ ڈالے رکھتی تھی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے دریچے کے پردہ کو اٹھایا اور گڑیاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دکھائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ سب کیا

ہیں؟ میں نے عرض کیا: میری بیٹیاں (یعنی میری گڑیاں) ہیں، ان گڑیوں میں ایک گھوڑا ملاحظہ فرمایا جس کے دو بازو تھے۔ فرمایا: کیا گھوڑوں کے بھی بازو ہوتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے تھے اور ان کے بازو تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس پر اتنا تبسم فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر احوال مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۱)

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص جنت میں داخل نہ ہوگا مگر حق تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا آپ بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر خدا کی رحمت سے؟ فرمایا: ہاں! میں بھی داخل نہ ہوں گا مگر یہ کہ مجھے حق تعالیٰ نے اپنی رحمت میں چھپالیا ہے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر احوال مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۲)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے در آنحالیکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں، تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف بڑھے کہ اے ام رومان کی بیٹی! کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اپنی آواز کو بلند کرتی ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم درمیان میں حائل ہو گئے۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے چلے گئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کو مناتے ہوئے فرمایا: کیا تم نے نہ دیکھا کہ میں تمہارے اور ان (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے درمیان حائل ہو گیا۔ راوی فرماتے ہیں: پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت خوش پایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بہت خوش ہوئے۔

(المسنند للامام أحمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث النعمان بن بشیر، ج ۲، ص ۲۵۴)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں جب تم مجھ سے راضی رہتی ہو اور جب تم خفا رہتی ہو میں نے پوچھا: آپ کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا: جب تم مجھ سے خوش رہتی ہو تو کہتی ہو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رب عزوجل کی قسم! اور جب ناراض رہتی ہو تو کہتی ہو ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم! میں نے عرض کیا: ہاں! یہی بات ہے میں صرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب غیرۃ النساء... الخ، الحدیث ۵۲۲۸، ج ۳، ص ۴۷۱)
مطلب یہ ہے کہ اس حال میں صرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام نہیں لیتی۔ لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی یاد میرے دل میں اور میری جان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت میں مستغرق ہے۔

تفقه فی الدین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقہا و علما و فصحا بلغا اور اکابر مفتیان صحابہ میں سے تھیں اور حدیثوں میں آیا ہے کہ تم اپنے دو تہائی دین کو ان حمیرا (یعنی عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے حاصل کرو۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر احوال مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۶۹)

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے کسی کو معافی قرآن احکام حلال و حرام، اشعار عرب اور علم انساب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ عالم نہیں دیکھا۔

(حلیۃ الاولیاء، ذکر النساء الصحابیات، عائشۃ زوج رسول اللہ، الحدیث ۴۸۲، ج ۲، ص ۶۰)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم کو کسی حدیث کے بارے میں مشکل پیش آتی، ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کرتے تو ان کے پاس اس کے متعلق علم پاتے۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فضل عائشۃ، الحدیث: ۳۹۰۸، ج ۵، ص ۴۷۱)

برکاتِ آلِ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک سفر میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار مدینہ طیبہ کے قریب کسی منزل میں گم ہو گیا، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس منزل پر پڑاؤ ڈالا تاکہ ہار مل جائے، نہ منزل میں پانی تھا نہ ہی لوگوں کے پاس، لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شکایت لائے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے، دیکھا کہ راحت العاشقین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آغوش میں اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر سختی کا اظہار کیا لیکن سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے آپ کو جنبش سے باز رکھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سرکارِ دو عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چشمانِ مبارکہ خواب سے بیدار ہو جائیں چنانچہ صبح ہو گئی اور نماز کے لئے پانی عدم دستیاب، اس وقت اللہ عزوجل نے اپنے لطف و کرم سے آیتِ تیمم نازل فرمائی اور لشکرِ اسلام نے صبح کی نمازِ تیمم کے ساتھ ادا کی حضرت اسید بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”ماہی باول برکتکم یا الہی بکر“ اے اولادِ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ (مطلب یہ کہ مسلمانوں کو تمہاری بہت سی برکتیں پہنچی ہیں) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد جب اونٹ اٹھایا گیا تو ہار اونٹ کے نیچے سے مل گیا (گویا حکمتِ الہی عزوجل یہی تھی کہ مسلمانوں کے لئے آسانی اور سہولت مہیا کی جائے۔)

(صحیح البخاری، کتاب التیمم، باب التیمم، الحدیث ۳۳۴، ج ۱، ص ۱۳۳ ملخصاً)

ارفع شان

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: قبل اس کے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے لئے پیامِ نکاح دیں جبریل علیہ السلام نے ریشمی کپڑے پر میری صورت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دکھائی۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر احوال مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۰)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں: بے شک اللہ عزوجل کی نعمتوں میں سے مجھ پر یہ بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا وصال میرے گھر میں اور میری باری میں، میرے سینے اور گلے کے درمیان ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے میرے اور ان کے لعاب کو ان کے وصال کے وقت جمع فرمایا، عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آئے، ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ مسواک کی طرف

دیکھ رہے ہیں، میں نے پہچانا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسواک کو پسند فرماتے ہیں، میں نے پوچھا: آپ کے لئے مسواک لے لوں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سر انور سے اشارہ فرمایا کہ ہاں! میں نے مسواک لی (مسواک سخت تھی) میں نے عرض کی: اسے نرم کر دوں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سر سے اشارہ فرمایا کہ ہاں! تو میں نے (اپنے منہ سے چبا کر) اسے نرم کر دیا، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو اپنے منہ میں پھیرا۔ (اس طرح میرا سر درد و جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا لعاب جمع ہو گیا۔)

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاته، الحدیث ۴۴۹۹، ج ۳، ص ۱۵۷)

خلفائے مسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایمان افروز اقوال

مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کی: (ام المؤمنین پر افتر کرنے والے) منافقین قطعاً جھوٹے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اس سے محفوظ رکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جسم اطہر پر مکھی بیٹھے، اس لئے کہ وہ نجاست پر بیٹھتی اور اس سے آلودہ ہوتی ہے، تو جب اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اتنی سی بات سے بھی محفوظ رکھا پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ایسے کی صحبت سے محفوظ نہ فرماتا جو ایسی بے حیائی سے آلودہ ہو۔

(تفسیر النسفی، الجزء الثانی عشر، النور تحت الآية ۱۲، ص ۷۷۲)

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سائے کوزمین پر نہیں پڑنے دیا اس لئے کہ کوئی شخص اس سائے پر اپنا پاؤں نہ رکھے تو جب کسی کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سائے پر پاؤں

رکھنے کا بھی موقع نہ دیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زوجہ کی آبرو پر کسی کو کیسے اختیار دے دیتا۔ (تفسیر النسفی، الجزء الثانی عشر، النور تحت الآیة ۱۲، ص ۷۷۲)

حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بے شک جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اس بات پر بھی مطلع کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نعلین پر میل لگا ہوا ہے، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کی کہ اسے اپنے پاؤں سے اتار دیجئے کیونکہ اس میں میل لگا ہوا ہے، لہذا اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو الگ کر دینے کا حکم بھی نازل ہو جاتا۔

(تفسیر النسفی، الجزء الثانی عشر، النور تحت الآیة ۱۲، ص ۷۷۲)

انفاق فی سبیل اللہ عزوجل

مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے لئے دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ مجھے جنت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں رکھے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس رتبہ کی تمنا کرتی ہو تو کل کے لئے کھانا بچا کر نہ رکھو۔ اور کسی کپڑے کو جب تک اس میں پیوند لگ سکتا ہے بے کار نہ سمجھو، سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اس وصیت و نصیحت پر اس قدر کاربند رہیں کہ کبھی آج کا کھانا کل کے لئے بچا کر نہ رکھا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، ذکر امہات المؤمنین، حضرت عائشہ، ج ۲، ص ۴۷۲)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ستر ہزار درہم راہِ خدا میں صدقہ کرتے دیکھا حالانکہ

ان کی قمیص کے مبارک دامن میں پیوند لگا ہوا تھا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، ذکر امہات المؤمنین، حضرت عائشہ، ج ۲، ص ۴۷۳)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی دن وہ سب دراہم اقارب و فقرا میں تقسیم فرمادیئے۔ اس دن روزہ سے ہونے کے باوجود شام کے کھانے کے لئے کچھ نہ بچایا۔ باندی نے عرض کیا کہ اگر ایک درہم روٹی خریدنے کے لئے بچا لیتیں تو کیا ہوتا؟ فرمایا: یا نہیں آیا اگر یاد آ جاتا تو بچا لیتی۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، ذکر امہات المؤمنین، حضرت عائشہ، ج ۲، ص ۴۷۲)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کتب معتبرہ میں دو ہزار دوسو حدیثیں مروی ہیں ان میں سے بخاری و مسلم میں ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں اور صرف بخاری میں چوَن اور صرف مسلم میں ستر سٹھ ہیں، بقیہ تمام کتابوں میں ہیں صحابہ و تابعین میں سے خلق کثیر نے ان سے روایتیں لی ہیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، ذکر امہات المؤمنین، حضرت عائشہ، ج ۲، ص ۴۷۲)

وصال

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں ۶۵ھ میں ۶۶ سال کی عمر میں ہوا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

(شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الثانی، الفصل الثالث، عائشہ ام المؤمنین، ج ۴، ص ۳۹۲)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال کے وقت فرمایا: کاش کہ میں

درخت ہوتی کہ مجھے کاٹ ڈالتے کاش کہ پتھر ہوتی کاش کہ میں پیدا ہی نہ ہوئی ہوتی۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۳)

جب سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال فرمایا تو ان کے گھر سے رونے کی آواز

آئی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی باندی کو بھیجا کہ خبر لائیں۔ باندی نے آکر

وصال کی خبر سنائی تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی رونے لگیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان

پر رحمت فرمائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وہ سب سے زیادہ محبوب تھیں اپنے

والد ماجد کے بعد۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۳)

۴۔ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نسب شریف

ام المؤمنین حفصہ بنت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن

عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ سیدہ کی والدہ ماجدہ حضرت

زینب بنت مظعون، حضرت عثمان بن مظعون کی بہن ہیں۔

(الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ، ج ۸، ص ۶۵)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پہلے حضرت خنیس بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کی زوجیت میں تھیں، جو شرکائے بدر میں سے ہیں سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان

کے ہمراہ ہجرت فرمائی۔

(الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ، ج ۸، ص ۶۵)

بعد وصال حضرت خنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی کے نکاح کے لئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا مگر انہوں نے اثبات میں جواب نہ دیا، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش ہو تو حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ کے ساتھ کر دوں! اس پر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے غصہ آ گیا اور یہ غصہ اس سے زیادہ تھا جتنا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر آیا تھا۔ اس کے بعد چند راتیں گزری تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پیام دیا اور میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کر دیا۔ پھر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شاید آپ اس وقت مجھ پر ناراض ہو گئے تھے جب آپ کی پیش کش پر میں نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے کہا: میں ناراض ہو گیا تھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ کی پیش کش کا انکار تو نہیں کیا تھا البتہ میں یہ جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یا د فرمایا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے راز کو افشا نہیں کیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انہیں قبول نہ فرماتے تو میں قبول کر لیتا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ، ج ۸، ص ۶۵، ملخصاً)

خوشخبری

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کی: آپ انھیں طلاق نہ دیں کیونکہ وہ شب بیدار، بکثرت

روزے رکھنے والی اور جنت میں آپ کی زوجہ ہیں۔

(المعجم الكبير للطبرانی، الحديث ۳۰۶، ج ۲۳، ص ۱۸۸)

سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ساٹھ حدیثیں مروی ہیں، ان میں سے چار تو متفق علیہ، صرف مسلم میں چھ اور پچاس دیگر تمام کتابوں میں مروی ہیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۴)

وصال

سیدہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال زمانہ امارت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ۴۵ھ یا ۴۶ھ میں ہوا۔ بعض خلافت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بتاتے ہیں لیکن پہلا قول صحیح تر ہے۔ (المرجع السابق)

﴿۵﴾ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلسلہ نسب

زینب بنت خزیمہ بن حارث بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ۔ (الطبقات الكبرى لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ، ج ۸، ص ۹۱)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقرا و مساکین پر نہایت ہی مہربان تھیں۔ انہیں کھانا کھلاتیں اور ان پر بڑی شفقت فرماتی تھیں۔ لہذا زمانہ جاہلیت میں بھی ”ام المساکین“ کے لقب سے مشہور تھیں۔ آپ کا پہلا نکاح حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا جو نہایت بہادری سے لڑتے ہوئے غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ ہجرت کے تیسرے سال حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ازواج

مطہرات میں شامل ہوئیں۔ لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں بہت کم حیات رہیں۔ اور رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں وصال فرمایا۔

وصال: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تین ماہ یا چھ ماہ یا آٹھ ماہ سرکارِ ابد قراری صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہ کر ماہِ ربیع الآخر ۳۲ھ میں اس دارِ فانی سے کوچ کیا۔ اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۴)

﴿۶﴾ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلسلہ نسب

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہند بنت ابی امیہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ ہے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۵)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح حضرت ابوسلمہ ابن عبد الاسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ جن سے چار بچے پیدا ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر حبشہ سے مدینہ طیبہ واپس آئیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۵)

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہٗ احد میں شریک ہوئے۔ لڑائی کے دوران جو زخم آئے کچھ عرصہ مندمل ہونے کے بعد دوبارہ تازہ ہو گئے۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے انہی زخموں کی وجہ سے ۴۷ھ میں اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۵)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے وصال کے بعد اس دعا کو اپنا ورد بنا لیا ہے جسے حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مسلمان کو مصیبت کے وقت پڑھنے کی تعلیم فرمائی وہ دعایہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا

ترجمہ: ”اے اللہ! عزوجل مجھے میری مصیبت میں اور میرے لئے اس سے بہتر قائم مقام بنا“ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اپنے شوہر کے وصال کے بعد اس دعا کو پڑھتی تھی اور اپنے دل میں کہتی کہ ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر مسلمانوں میں کون ہوگا۔ لیکن چونکہ یہ ارشاد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا تھا اس لئے اسے پڑھتی رہی۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۵)

نیز سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سن رکھا تھا کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو میت کے سرہانے موجود ہو وہ اچھی دعا مانگے اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ان کے فراق میں کیا کہوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ کہو ”اے اللہ! عزوجل انہیں اور مجھے بخش دے اور

میری عاقبت کو اچھی بنا۔ پھر میں اسی دعا پر قائم ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر عوض عطا فرمایا۔ اور وہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تھے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۵)

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تعزیت کے لئے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے اور دعا فرمائی۔ اے خدا ان کے غم کو تسکین دے اور ان کی مصیبت کو بہتر بنا اور بہتر عوض عطا فرما۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۵)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنا اپنا پیام بھیجا لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے پیام کو منظور نہ فرمایا پھر جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پیام آیا تو کہا: ”مرحبا برسول اللہ“ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ماہ شوال ۴ھ میں ہوا۔ ان کا مہر ایسا سامان جو دس درہم کی مالیت کا تھا مقرر ہوا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۵)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین سواٹھتر حدیثیں مروی ہیں ان میں تیرہ حدیثیں بخاری و مسلم میں صرف بخاری میں تین حدیثیں اور تنہا مسلم میں تیرہ اور باقی دیگر کتابوں میں مروی ہیں۔ (المرجع السابق، ص ۴۷۶)

وصال

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال امہات المؤمنین میں سے سب سے آخر میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ۵۹ھ میں ہوا جو صحیح تر ہے اور

بعض ۶۲ھ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد بتاتے ہیں۔ اور اس قول کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جسے ترمذی نے ایک انصاری بیوی سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ وہ کہتی ہیں میں ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو روتے ہوئے دیکھ کر عرض کیا اے ام سلمہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس چیز نے رلایا ہے؟ فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی خواب میں تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سر انور اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے محاسن شریف گرد آلود ہیں اور گریہ فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کس بات پر گریہ فرما رہے ہیں۔ فرمایا: جہاں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا گیا وہاں موجود تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت حیات تھیں۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال چوراسی سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں ہوا۔ ان کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بقول دیگر سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ (مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۵)

﴿۷﴾ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برہ تھا۔ سرکارِ دو عالم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام تبدیل فرما کر زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رکھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ام الحکم تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو طلاق دے دی۔ اس

کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ہوا۔
(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۵)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عدت پوری ہو گئی تو سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: جاؤ اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو میرے لئے پیام دو۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پہنچا اور کہا کہ تمہیں خوشی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے پیام دوں۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتی جب تک کہ میں اپنے رب عزوجل سے مشورہ نہ کر لوں۔ پھر وہ اٹھیں اور مصلے پر پہنچیں اور سر بسجود ہو کر بارگاہ الہی میں عرض کیا: اے خدا! تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے چاہا ہے اگر میں ان کی زوجیت کے لائق ہوں تو مجھے ان کی زوجیت میں دے دے۔ اسی وقت ان کی دعا قبول ہوئی اور یہ آئیہ کریمہ نازل ہوئی۔

فَلَمَّا قُضِيَ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا
زَوْجًا كَمَا لَيْكِي لَا يَكُونُ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَرْوَاجِ
أَدْعِيَاءِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُمْ
وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝
ترجمہ کنز الایمان: پھر جب زید کی غرض
اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح
میں دے دی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ
رہے ان کے لے پالکوں (منہ بولے
بیٹوں) کی بیویوں میں جب ان سے ان کا
کام ختم ہو جائے اور اللہ کا حکم ہو کر رہنا۔
(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۷)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر آثار وحی ظاہر ہوئے چند لمحے بعد مسکراتے ہوئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جائے اور انہیں بشارت دے کہ حق تعالیٰ نے ان کو میری زوجیت میں دے دیا ہے اور نازل شدہ آیت تلاوت فرمائی۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خادمہ حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوڑیں اور سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بشارت دی اور انہوں نے یہ خوشخبری سنانے پر اپنے زیورات اتار کر حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا کر دیئے اور سجدہ شکر بجالائیں اور دو ماہ روزہ سے رہنے کی نذر مانی۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۷)

انفاق فی سبیل اللہ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کوئی عورت حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ نیک اعمال کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، اور اپنے نفس کو ہر عبادت و تقرب کے کام میں مشغول رکھنے والی نہیں دیکھی۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحت کے ساتھ مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا: ”تم میں سے جس کے ہاتھ دراز ہیں وہ مجھ سے ملنے میں تم سب پر سبقت کرنے والی ہے۔“ اس کے بعد ازواج مطہرات نے اپنے اپنے ہاتھوں کو بانس کا ٹکڑا لے کر ناپنا شروع کر دیا

تاکہ جانیں کہ کس کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں۔

انہوں نے جانا کہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں، جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دار فانی سے رخصت ہوئیں تو انہیں معلوم ہوا کہ درازی سے مراد صدقہ و خیرات کی کثرت تھی، اس لئے کہ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ہاتھ سے دستکاری کرتیں اور صدقہ دیتی تھیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۸)

سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا: مجھے چند فضیلتیں ایسی حاصل ہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی کسی اور زوجہ کو حاصل نہیں ایک یہ ہے کہ میرے جدا اور آپ کے جدا ایک ہیں، دوسرے یہ کہ میرا نکاح آسمان میں ہوا تیسرے یہ کہ اس قصہ میں جبرائیل علیہ السلام سفیر و گواہ تھے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۸)

ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گیارہ حدیثیں مروی ہیں دو متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم میں ہیں اور باقی نو دیگر کتابوں میں ہیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۸)

وصال

ان کے وصال کی خبر جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہنچی تو فرمایا: ”پسندیدہ خصلت والی، فائدہ پہنچانے والی، یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری کرنے والی دنیا سے چلی گئی۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال تریپن سال کی عمر میں ۲۰ھ یا ۲۱ھ مدینہ شریف میں ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۷۸)

۸۔ ام المؤمنین سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بھی برہ تھا، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام تبدیل کر کے جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رکھ دیا تھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی یہ کہے ”برہ کے پاس سے نکل آئے۔“

(برہ کے معنی نیکی و احسان کے ہیں۔) (المرجع السابق، ص ۴۷۹)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ سیدہ جویریہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی شیریں، ملیح اور صاحبِ حسن و جمال عورت تھیں۔ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، تو انہوں نے سب سے پہلی بات یہ کہی

کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں مسلمان ہو کر حاضر ہوئی ہوں، اشہدان لا الہ الا اللہ وانک رسولہ اور میں حارث بن ابی ضرار کی بیٹی ہوں جو اس قبیلہ کا سردار اور

پیشوا تھا، اب لشکرِ اسلام کے ہاتھوں میں قید ہوں، اور حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آ گئی ہوں، اور انہوں نے مجھے اتنے مال پر مکاتب (مکاتب اس غلام کو

کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا معاہدہ کیا ہوا ہو۔ مختصر

القدوری، کتاب المکاتب، ص ۳۷۶) بنایا ہے کہ میں اسے ادا نہیں کر سکتی، میں امید رکھتی

ہوں کہ میری اعانت فرمائی جائے تاکہ کتابت (یعنی آزادی کی قیمت) کی رقم ادا کر سکوں، فرمایا: میں ادا کر دوں گا اور اس سے بھی بہتر تمہارے ساتھ سلوک کروں گا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سے بہتر کیا ہوگا؟ فرمایا: کتابت کی رقم دے کر تمہیں جبالہ عقد میں لا کر زوجیت کا شرف بخشوں گا۔ اس کے بعد کسی کو ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ وہ کتابت کی رقم ادا کرے، پھر آزادی کے بعد ان سے نکاح کیا اور ان کا مہر چار سو درہم مقرر فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ ان کا مہر بنی المصطلق کے قیدیوں کی آزادی کو بنایا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۰)

قیدیوں کی رہائی

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب اس حقیقت حال سے باخبر ہوئے تو باہم کہنے لگے: ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حرم کے اقربا کو جو کہ ان کے اصہار ہیں قید و غلامی میں رکھیں اس کے بعد سب کو آزاد کر دیا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۰)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ ازواج مطہرات میں سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ خیر و برکت والی کوئی اور ہو۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۰)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب

ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا کہ مدینہ طیبہ سے چاند چلتا ہوا میری

آغوش میں اتر آیا، یہ خواب کسی سے بھی بیان نہ کیا جب میں خواب سے بیدار ہوئی تو اس کی تعبیر خود ہی کر لی جو الحمد للہ پوری ہوئی۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۰)

کتاب معتبرہ میں سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سات حدیثیں مروی ہیں، بخاری میں دو مسلم میں دو اور باقی دیگر کتابوں میں مروی ہیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۱)

وصال

ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال پینٹھ سال کی عمر میں ۵۵ھ یا ۵۶ھ میں مدینہ طیبہ میں ہوا۔ ان کی نماز جنازہ مروان نے پڑھائی جو کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے مدینہ میں حاکم تھا۔

(الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج رسول اللہ، جویریۃ بنت الحارث، ج ۷، ص ۹۵)

﴿۹﴾ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلسلہ نسب

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن مناف۔ ان کا نام رملہ یا بقول دیگر ہند تھا، ان کی والدہ صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۱)

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اوائل اسلام میں ایمان لے آئیں اور حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے عبید اللہ بن جحش کی زوجیت میں تھیں

جس سے ایک بیٹی پیدا ہوئی، اس کا نام حبیبہ تھا، اسی سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ام حبیبہ ہوئی عبید اللہ بعد میں دین اسلام سے پھر گیا اور مرتد ہو کر مر ا۔

(الطبقات الكبرى لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ، ج ۸، ص ۷۶)

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھے ”یا ام المؤمنین“ کہہ کر مخاطب کر رہا ہے، میں نے خواب کی تعبیر یہ لی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے نکاح میں لائیں گے۔

(الطبقات الكبرى لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ، ج ۸، ص ۷۷)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نجاشی کے پاس بھیجا کہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے پیام دیں اور نکاح کریں، پھر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا وکیل بنایا، نجاشی نے خطبہ پڑھا، حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ تمام مسلمان جو حبشہ میں موجود تھے شریک محفل ہوئے، پھر نجاشی نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دینار سپرد کئے لوگ جب روانہ ہونے کے لئے تیار ہوئے تو نجاشی نے کہا: بیٹھ جاؤ کہ مجلس نکاح میں کھانا کھانا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے، نجاشی نے کھانے کا انتظام کیا، سب نے کھانا کھایا پھر رخصت ہو گئے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۱)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ادب

صلح حدیبیہ کے دوران ابوسفیان مدینہ منورہ آیا سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پہنچ کر چاہا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بستر پر بیٹھے سیدہ نے اپنے باپ کو بستر پر بیٹھنے سے منع کر دیا اور فرمایا: یہ بستر طاہر و مطہر ہے اور تم نجاستِ شرک سے آلودہ ہو۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواجِ مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۱)

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کتبِ معتبرہ میں پینسٹھ احادیث مروی ہیں ان میں سے دو متفق علیہ ہیں ایک تنہا مسلم میں ہے باقی دیگر کتابوں میں مروی ہیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواجِ مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۲)

وصال

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاکیزہ ذات، حمیدہ صفات، جو ادا اور عالی ہمت تھیں، قرب وصال سیدہ عائشہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ مجھے ان امور میں معاف کر دو جو ایک شوہر کی بیویوں کے درمیان ہو جاتے ہیں اور اس نوع سے جو کچھ میری جانب سے تمہارے متعلق واقع ہوا ہو اسے معاف کر دو۔ انہوں نے کہا حق تعالیٰ آپ کو بخشے اور معاف کرے ہم بھی معاف کرتے ہیں۔ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں خوش رکھے تم نے مجھے خوش کر دیا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواجِ مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۱)

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال مدینہ طیبہ میں ۴۰ھ یا ۴۲ھ

میں ہوا۔ ایک قول کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال شام میں ہوا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواجِ مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۲)

﴿۱۰﴾ ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حی بن اخطب بنی اسرائیل سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

(المواہب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثالث، ذکر ازواجه الطاهرات... الخ، ج ۱، ص ۴۱۲)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حی خیر کے قیدیوں میں تھیں۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کو اپنے لئے منتخب کر لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئیں لوگوں نے کہا وہ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حسینہ جمیلہ ہونے کے علاوہ قبیلہ کے سردار کی بیٹی بھی ہیں لہذا مناسب یہی ہے، کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مخصوص کی جائیں۔ مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ان قیدی باندیوں میں سے کوئی اور لے لو۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدہ صفیہ کے چچا کی لڑکی ان کے بدلہ میں مرحمت فرمائی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سات باندیوں کے بدلہ میں خریدا۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انہیں آزاد فرمادیا اور نکاح کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر بنایا۔

(مدارج النبوت، قسم سوم، باب ششم، وصل ذکر غزوہ خیبر... الخ، ج ۲، ص ۲۴۹)

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ چاندان کی آغوش میں

آ گیا ہے جسے اپنے پہلے شوہر کنانہ سے بیان کیا۔ اس نے کہا کہ تو اس بات کی خواہش رکھتی ہے کہ اس بادشاہ کی بیوی بنے جو مدینہ میں ہے اور ایک طمانچہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مارا جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھ نیلی پڑ گئی، اس طمانچہ کا اثر ظاہر تھا، سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے استفسار پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ساری حقیقت حال بیان کر دی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۸، ص ۹۶)

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ادب

غزوہ خیبر سے واپسی پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے پائے مبارک سواری پر رکھے تاکہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے قدموں کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ران پر رکھ کر سوار ہو جائیں۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے قدم کے بجائے اپنے زانو کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ران پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کو اپنا ردیف بنایا اور پردہ باندھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۸، ص ۹۶)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے دن ان کے پاس تشریف لائے، سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو روتا پایا کر سبب گریہ وزاری پوچھا عرض کیا: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آ کر مجھے ایذا دیتی ہیں، کہتی ہیں کہ ہم صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہتر ہیں کیونکہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نسب مبارک کی شرافت حاصل ہے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیوں نہیں کہا کہ تم کیوں کر مجھ سے بہتر ہو، حالانکہ میرے باپ

ہارون علیہ السلام ہیں اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۳)

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کتب معتبرہ میں دس حدیثیں مروی ہیں۔ ایک متفق علیہ اور باقی نو دیگر کتابوں میں ہیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۳)

وصال

ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال مختلف اقوال کے مطابق ۳۶ یا ۵۲ھ میں ہوا، یہ قول بھی ہے کہ خلافت فاروقی میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا، اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۳)

﴿۱۱﴾ ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المؤمنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برہ تھا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام تبدیل کر کے میمونہ رکھا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۳)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام ہند بنت عوف ہے جن کے ایسے داماد تھے جو کسی اور کو میسر نہیں، ایک داماد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تھے، دوسرے داماد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیونکہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں، ہند بنت عوف کی پہلی شوہر عمیس بن شعمی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو صاحبزادیاں تھیں، ایک اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو پہلے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں آئیں، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوسری بہن حضرت زینب بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۴)

نکاح مع سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ماہ ذیقعدہ ۷ھ میں عمرہ القضاء میں ہوا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۴)

جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف سے انہیں نکاح کا پیام ملا وہ اونٹ پر سوار تھیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اونٹ اور جو اس پر ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے ہے۔

(التفسیر القرطبی، الجزء الرابع عشر، الاحزاب: ۵۰، ج ۷، ص ۱۵۴)

یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح، زفاف اور وصال ایک ہی مقام پر واقع ہوا جسے سرف کہتے ہیں اور یہ مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۴)

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چھ ہتر حدیثیں مروی ہیں۔ سات متفق علیہ
باقی دیگر کتابوں میں ہیں۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۴)

وصال

سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال مشہور تر قول کے مطابق ۱۵ھ میں ہوا
اور باقوال مختلفہ ۶۱ھ یا ۶۳ھ یا ۶۶ھ بھی بتایا گیا ہے۔ بقول بعض حضرات میمونہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ۳۸ھ میں امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت
میں ہوا۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آخری زوجہ مطہرہ ہیں ان کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے کسی سے نکاح نہ فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ آپ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کے بھانجے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور دیگر بھانجوں نے
انکو قبر میں اتارا۔

(مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم در ذکر ازواج مطہرات وی، ج ۲، ص ۴۸۴)

مآخذ ومراجع

نمبر شمار	كتاب	مطبوعه
١	قرآن مجيد	مرکز اهل سنت برکات رضا هند
٢	کنز الايمان في ترجمة القرآن	مرکز اهل سنت برکات رضا هند
٣	خزائن العرفان في تفسير القرآن	مرکز اهل سنت برکات رضا هند
٤	صحيح البخارى	دار الكتب العلمية بيروت
٥	صحيح مسلم	دار ابن حزم بيروت
٦	المسند للإمام احمد بن حنبل	دار الفكر بيروت
٧	سنن الترمذی	دار الفكر بيروت
٨	حلیة الاولیاء	دار الكتب العلمية بيروت
٩	تفسير النسفی	دار المعرفة بيروت
١٠	شرح العلامة الزرقانی	دار الكتب العلمية بيروت
١١	المواهب اللدنیة	دار الكتب العلمية بيروت
١٢	الطبقات الكبرى لابن سعد	دار الكتب العلمية بيروت
١٣	السيرة النبوية لابن هشام	دار الكتب العلمية بيروت
١٤	اسد الغابة	دار احیاء التراث العربی بيروت
١٥	الاستيعاب	دار الكتب العلمية بيروت
١٦	المعجم الكبير للطبرانی	دار احیاء التراث العربی بيروت
١٧	مدارج النبوت	مرکز اهل سنت برکات رضا هند
١٨	حدائق بخشش	مکتبة المدینة کراچی

مجلس المدینة العلمیة کی طرف سے پیش کردہ قابل مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ﴾

- (۱) کرنسی نوٹ کے مسائل (کفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَہْمِ فِیْ اَحْکَامِ قُرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- (۲) ولایت کا آسان راستہ (تصویر) (اَلْیَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات: 60)
- (۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- (۴) معاش ترقی کا راز (حاشیہ تفریح تدبیر فلاح و نبات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- (۵) شریعت و طریقت (مَقَالُ الْعُرْفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات: 57)
- (۶) ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ اثْبَاتِ هَالِلٍ) (کل صفحات: 63)
- (۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْہَارُ الْحَقِّ الْحَلِیِّ) (کل صفحات: 100)
- (۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وَسَاحُ الْجِدِّ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَةِ الْعِیدِ) (کل صفحات: 55)
- (۹) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَأْدُ الْفَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجَبْرِانِ وَمُؤَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- (۱۰) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الْحَقُوقُ لِطُرْحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- (۱۱) دعاء کے فضائل (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِآدَابِ الدَّعَاءِ مَعَهُ ذِیْلُ الْمُدْعَا لِأَحْسَنِ الْوَعَاءِ) (کل صفحات: 140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

- از امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن
- (۱۲) کفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَہْمِ (کل صفحات: 74)۔ (۱۳) تَمْہِیْدُ الْإِیْمَانِ - (کل صفحات: 77)
 - (۱۴) الْإِحْزَازَاتُ الْمُتَیْنَةُ (کل صفحات: 62)۔ (۱۵) اِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات: 60)۔ (۱۶) الْفَضْلُ الْمَوْہِبِی (کل صفحات: 46)۔ (۱۷) أَحْلَى الْإِعْلَامِ (کل صفحات: 70)۔ (۱۸) الزَّمْرَةُ الْقَمَرِیَّة (کل صفحات: 93)۔ (۱۹، ۲۰) جَدُّ الْمُتَمَتَّرِ عَلَى رَدِّ الْمُتَحَارِّ (المجلد الاول والثانی) (کل صفحات: 570، 672)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

- (۲۱) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات: 160)
- (۲۲) انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)
- (۲۳) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33)
- (۲۴) فکرِ مدینہ (کل صفحات: 164)
- (۲۵) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32)
- (۲۶) نماز میں اقمہ کے مسائل (کل صفحات: 39)
- (۲۷) جنت کی دوچابیاں (کل صفحات: 152)
- (۲۸) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)
- (۲۹) نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات: 196)
- (۳۰) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً 63)
- (۳۱) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات: 325)
- (۳۲) مفتی و دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96)
- (۳۳) حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)
- (۳۴) تحقیقات (کل صفحات: 142)

- (۳۵) اربعین حنفیہ (کل صفحات: 112) (۳۶) عطاری جن کا غسل میت (کل صفحات: 24)
- (۳۷) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30) (۳۸) توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124)
- (۳۹) قبر کھل گئی (کل صفحات: 48) (۴۰) آداب مرشد کامل مکمل پانچ حصے (کل صفحات: 275)
- (۴۱) ٹی وی اور مووی (کل صفحات: 32) (۴۲ تا ۴۸) فتاوی اہل سنت (سات حصے)
- (۴۹) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24) (۵۰) غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات: 106)
- (۵۱) تعارف امیر اہلسنت (کل صفحات: 100) (۵۲) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات: 255)
- (۵۳) دعوت اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
- (۵۴) مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات: 68) (۵۵) دعوت اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220)
- (۵۶) تربیت اولاد (کل صفحات: 187) (۵۷) آیات قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62)
- (۵۸) احادیث مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66) (۵۹) فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات: 120)

شعبہ تراجم کتب

- (۶۰) جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمُنْتَجَزُ الرَّابِعُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات: ۷۴)
- (۶۱) شاہراہ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِينَ) (کل صفحات: 36)
- (۶۲) حسن اخلاق (مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ) (کل صفحات: 74)
- (۶۳) راہِ علم (تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقُ التَّعَلُّمِ) (کل صفحات: 102)
- (۶۴) بیٹے کو نصیحت (إِيَّاهُ الْوَلَدُ) (کل صفحات: 64) (۶۵) الدعوة الى الفكر (کل صفحات: 148)

شعبہ درسی کتب

- (۶۶) تعریفات نحویہ (کل صفحات: 45) (۶۷) کتاب العقائد (کل صفحات: 64)
- (۶۸) نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفكر (کل صفحات: 175) (۶۹) اربعین النوویہ (کل صفحات: 121)
- (۷۰) نصاب التجوید (کل صفحات: 79) (۷۱) گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 180)
- (۷۲) وقایۃ النحو فی شرح ہدایۃ النحو

شعبہ تخریج

- (۷۳) عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422) (۷۴) جنتی زیور (کل صفحات: 679)
- (۷۵ تا ۸۰) بہارِ شریعت (پانچ حصے) (۸۱) اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
- (۸۲) آئینہ قیامت (کل صفحات: 108) (۸۳) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق رسول ﷺ (کل صفحات: 274)
- (۸۴) اُمہات المؤمنین (کل صفحات: 59)

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

[illegible]



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَقُولُ مَا لَدَیْہِ مِنْ اَمْرِ یُغْنِیْہُ عَنْہُ اَنْ یُّرَیْہُ

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَیْہِ تَجَلِّی قُرْآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مجتہد مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سمجھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ ”تکبرِ مدینہ“ کے ذریعے مدنی انعامات کا برسالہ چر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو متبع کروانے کا معمول بنالیں، اِن شَآءَ اللہ عَلَیْہِ تَجَلِّی اِس کی بزرگت سے پابندِ سنت بننے، شُمن ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا ہی ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَآءَ اللہ عَلَیْہِ تَجَلِّی اپنی اصلاح کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِن شَآءَ اللہ عَلَیْہِ تَجَلِّی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: حمید سہ بنگلہ اور دفن: 021-32203311
- لاہور: دارالدارالحدیث گنجِ افلاک اور دفن: 042-37311679
- سرگودھا (پاکستان): ائمن پور بازار اور دفن: 041-2632625
- کشمیر: چنگ شہیدان میرپور اور دفن: 058274-37212
- مدینہ منورہ: فیضانِ مدینہ اقصیٰ خانہ اور دفن: 022-2620122
- کھن: نزد قتل دہلی شہر، احمدی بزرگ اور دفن: 061-4511192
- انکارہ: کائی ردا بازار، نوید شہر، نزد قتل دہلی اور دفن: 044-2550767
- راولپنڈی: افضل آباد بازار، چنگ اقبال اور دفن: 051-5553765
- پنجاور: فیضانِ مدینہ بیکرگ ٹیبر 1 اور دفن: 042-37311679
- غان پور: ذوالی چنگ شہر، کارور اور دفن: 068-5571696
- نواب شاہ: پیکارا بازار اور دفن: 0244-4362145
- سکسر: فیضانِ مدینہ بازار اور دفن: 071-5619195
- کوٹوال: فیضانِ مدینہ شہر، ہزار گور اور دفن: 055-4225653
- گورہ پور: (گورہ) بازار، چنگ اقبال اور دفن: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34126999-93/34921389 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email: maktaba@dawateislami.net